مسبوق باقی نماز کیسے پڑھے؟ نیز نماز کے بعد جائے نماز کا کنارہ موڑ دینا درست ہے؟

ریفرنس نمبر: kan14693 تاریخ: 19-01-2020

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ

(1) اگر کسی نمازی کو چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی اور بقیہ تین رکعتیں نکل گئیں، تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ نماز کس طرح ادا کرے؟

(2) بعض لوگ نماز پڑھنے کے بعد جائے نماز کا آخری کنارہ موڑ دیتے ہیں، کیا اس طرح کرنا درست ہے؟

سائل: محمد شعیب (گلستان جوہر، کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں وہ شخص (یعنی چار رکعتوں میں سے جس کی تین رکعتیں چھوٹ گئیں) امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو کر ثنا، تعوذ و تسمیہ پڑھے اور فاتحہ کے بعد سورت بھی ملائے، پھر رکوع و سجود کرے اور پھر قعدہ کرے اور اس میں تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور قیام میں سورۂ فاتحہ پڑھے اور اس کے ساتھ سورت بھی ملائے، پھر رکوع و سجود کے بعد قعدہ نہ کرے، بلکہ کھڑا ہو جائے، اس رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھے اور رکوع و سجود اور تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر لے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ امام کے سلام کے بعد جب یہ کھڑا ہوا، تو قراءت کے اعتبار سے یہ اس کی پہلی رکعت تھی، لہذا اس میں پہلی رکعت کی طرح ثنا، تعوذ و تسمیہ پڑھے اور فاتحہ کے بعد سورت بھی ملائے گا اور ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھ چکا تھا، لہذا تشہد کے اعتبار سے یہ اس کی دوسری رکعت تھی اس لیے قعدہ میں بیٹھ کر تشہد پڑھنے کا حکم ہے، اس کے بعد کھڑا ہوا، تو قراءت کے اعتبار سے اس کی دوسری رکعت ہوئی، لہذا اس میں دوسری رکعت کی طرح فاتحہ و سورت ملانے کا حکم ہے اور تشہد کے اعتبار سے یہ تیسری رکعت تھی اس لیے قعدہ میں نہیں بیٹھے گا اور آخری رکعت میں قیام میں کھڑا ہوا، تو قراءت کے اعتبار سے یہ اس کی تیسری رکعت تھی، لہذا اس میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع میں چلا جائے گا۔

البتہ اگر مسبوق (یعنی جس کی چار رکعت میں سے تین چھوٹ گئیں) امام کے بعد والی رکعت کا قعدہ نہ کرے، بلکہ سلام کے بعد دو رکعت پڑھنے کے بعد قعدہ کرے تو یہ بھی استحساناً جائز ہے اس کی نماز ہو جائے گی کہ من وجہ یہ پہلی رکعت ہے اور پہلی رکعت میں قعدہ نہیں ہوتا، لیکن بہتر طریقہ وہی ہے جو اوپر بیان ہوا یعنی سلام کے بعد پہلی رکعت مکمل کر کے قعدہ اولیٰ کرے۔

مسبوق کی نماز کے بارے میں در مختار ہے:" ويقضي اول صلاته في حق قراءة وآخرها في حق تشهد فمدرك ركعة من غير فجر ياتي بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما، وبرابعة الرباعي بفاتحة فقط ولا يقعد قبلها "مسبوق قراءت کے حق میں پہلی رکعت پڑھے گا اور تشہد کے حق میں دوسری رکعت پڑھے گا، پس فجر کے علاوہ کی نمازوں میں ایک رکعت کو پانے والا دو رکعتوں کو فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھے اور ان کے درمیان تشہد بھی پڑھے اور چار رکعت والی نماز کی چوتھی رکعت میں صرف فاتحہ پڑھے اور اس سے پہلے قعدہ بھی نہ کرے۔

ردالمحتار میں ہے:" (وتشهد بينهما) قال في شرح المنية: ولو لم يقعد جاز استحسانا لا قياسا ولم يلزمه سجود السهو لكون الركعة اولى من وجه "شرح منیہ میں ہے کہ اگر وہ ان دو رکعتوں کے درمیان نہ بیٹھے، تو بھی استحساناً، جائز ہے، نہ کہ قیاساً اور اس پر سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہو گا، کیونکہ ایک اعتبار سے یہ اس کی پہلی رکعت ہے۔ (الدرالمختار مع ردالمحتار، جلد2، صفحہ418، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے سوال ہوا کہ "جس امام کے ساتھ چار رکعت کی نماز میں ایک رکعت ملی، وہ باقی نماز کیونکر (کیسے) ادا کرے؟" تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا:"امام کے سلام کے بعد اٹھ کر ایک رکعت فاتحہ و سورت کے ساتھ پڑھے اور اس پر التحیات کے لیے بیٹھے، پھر کھڑا ہو کر ایک رکعت فاتحہ و سورت کے ساتھ پڑھے اور اس پر نہ بیٹھے، پھر ایک رکعت صرف فاتحہ کے ساتھ پڑھے اور قعدہ اخیرہ کر کے سلام پھیر دے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ242، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

ایک دوسرے مقام پر امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مغرب کی ایک رکعت پانے والے مسبوق کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "یہاں تک کہ غنیہ شرح منیہ میں فرمایا: اگر ایک رکعت پڑھ کر قعدہ نہ کیا، تو قیاس یہ ہے کہ نماز ناجائز ہو یعنی ترک واجب کے سبب ناقص وواجب الاعادہ، البتہ استحساناً حکم جواز و عدمِ وجوبِ اعادہ دیا گیا کہ یہ رکعت من وجہ پہلی بھی ہے۔" **(فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ234، رضافاؤنڈیشن، لاھور)**

(2) نماز پڑھنے کے بعد مصلے کا آخری کنارہ موڑ دینے میں حرج نہیں، بلکہ بعض احادیث سے اس کی اصل نکل سکتی ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ نماز پڑھنے کے بعد صرف مصلے کا کنارہ موڑنے کی بجائے پورا مصلیٰ لپیٹ کر رکھ دیا جائے۔

امام اہلسنت امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن سے سوال ہوا کہ "اکثر دیہات میں نماز پڑھ کر جب اٹھتے ہیں کونا مصلی کا الٹ دیتے ہیں اس کا شرعاً ثبوت ہے یا نہیں؟" تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباًارشاد فرمایا: "ابن عساکر نے تاریخ میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :الشاطین یستمتعون بثیابکم فاذا نزع احدکم ثوبه فلیطوه حتی ترجع الیها انفاسها فان الشیطان لا یلبس ثوبا مطویا" شیطان تمہارے کپڑے اپنے استعمال میں لاتے ہیں، تو کپڑا اتار کر تہہ کر دیا کرو کہ اس کا دم راست ہو جائے کہ شیطان تہہ کیے کپڑے کو نہیں پہنتا"۔ معجم اوسط طبرانی کے لفظ یہ ہیں: "اطووا ثیابکم ترجع الیها ارواحها فان الشیطان اذا وجد الثوب مطویا لم یلبسه وان وجده منشورا لبسه" کپڑے لپیٹ دیا کرو کہ ان کی جان میں جان آجائے اس لیے کہ شیطان جس کپڑے کو لپٹا ہوا دیکھتا ہے اسے نہیں پہنتا اور جسے پھیلا ہوا پاتا ہے اسے پہنتا ہے۔ابن ابی الدنیا نے قیس ابن ابی حازم سے روایت کی: قال مامن فراش یکون مفروشا لاینام علیه احد الا نام علیه الشیطان" فرمایا جہاں کوئی بچھونا بچھا ہو جس پر کوئی سوتا نہ ہو اس پر شیطان سوتا ہے۔

ان احادیث سے اس کی اصل نکل سکتی ہے اور پورا لپیٹ دینا بہتر ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد6، صفحہ 206، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــه

مفتی فضیل رضا عطاری

23 جمادی الاولیٰ 1441/19 جنوری 2020

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے